کاشتکاروں کی رہنمائی کے 64 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم فروری 2025، 02 شعبان المعظم 1446 ہجری 20 ماگھ، 2081 بکرمی

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف لاہور میں
زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی کے پروگرام کی قرعہ اندازی کر رہی ہیں

Scan for Website | Scan for YouTube | Scan for Facebook | Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات
21- سر آغا خان سوم روڈ لاہور dainformation@gmail.com
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب کسان پیکج اور کپاس کی اگیتی کاشت کے متعلق
لاہور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب سے چین کی اے آئی فورس ٹیک کمپنی کا وفد چیف ایگزیکٹو آفیسر
مسٹر ہین وائے کی قیادت میں پنجاب اسمبلی لاہور میں ملاقات کر رہا ہے

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب چیئرمین بی جی آئی گروپ ڈاکٹر وانگ جائن (Dr.Wang Jian)
کو سوینئر پیش کر رہے ہیں۔ افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب
چین کی اے آئی فورس ٹیک کمپنی کے چیف ایگزیکٹو
آفیسر مسٹر ہین وائے سے سوینئر وصول کر رہے ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب
چین کی اے آئی فورس ٹیک کمپنی کے چیف ایگزیکٹو
آفیسر مسٹر ہین وائے کو سوینئر پیش کر رہے ہیں

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم فروری 2025ء، 02 شعبان المعظم 1446 ہجری، 20 ماگھ، 2081 بکرمی

کاشتکاروں کی رہنمائی کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729, 99200731

dainformation@gmail.com

ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹو گرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

اداریہ: زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی	5
موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت	6
بہاریہ سورج مکھی کے لیے کھادیں و آبپاشی	16
آلو کی برداشت درجہ بندی و پیکنگ	18
گندم کی کنگی کی اقسام، پہچان اور انسداد	19
خطہ پوٹھوہار میں انگور کی کاشت	21
زرعی سفارشات	23

جلد 64 شمارہ 03

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

ارشادِ باری تعالیٰ

اور ایک نشانی ان کے لیے زمین مردہ ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اگایا پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے تا کہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا تو پھر کیا یہ شکر نہیں کرتے؟

(یٰسین:33-35)

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی سختی (بیماری یا رنج وغم اور تکلیف) وغیرہ نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے (تو اس کے بدلے میں بھی کوئی گناہ بھی مٹا دیا جاتا ہے)

(کتاب المرضہ: مختصر صحیح بخاری:1949)

فرمودات

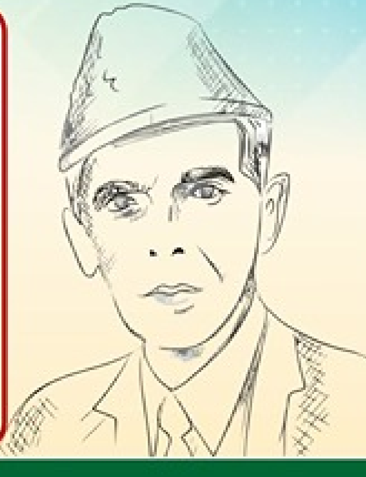

ہمارے نوجوانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے بعد تجارت، کاروبار اور صنعت وحرفت کے میدان میں داخل ہونا چاہیے۔ ہمیں سرعت سے بدلتی دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا ہے۔

(کل پاکستان تعلیمی کانفرنس-27 نومبر 1947ء)

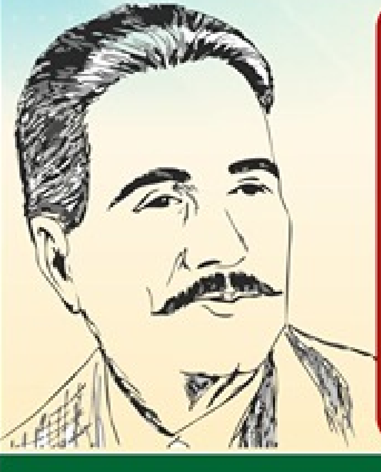

چمن میں تربیت غنچہ ہو ہیں سکتی
نہیں ہے قطرہ شبنم اگر شریک نسیم
وہ علم، کم بصری جس میں ہمکنار نہیں
تجلیات کلیم و مشاہدات حکیم!

(علم اور دین: ضرب کلیم)

اداریہ

زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی

پانی کے بغیر نا صرف زندگی بلکہ زراعت کا تصور بھی ناممکن ہے۔موجودہ حکومت کی ترجیحات میں زرعی شعبہ سرفہرست ہے۔ وزیراعلی پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کے مطابق زرعی شعبہ کی ترقی اور کاشتکاروں کی معاشی خوشحالی کیلئے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں۔ وزیراعلی پنجاب کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی اور سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو نے ماہرین، کاشتکاروں اور دیگر سٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورتی اجلاس کیے اور ٹرانسفارمیشن پنجاب ایگریکلچر پلان تیار کر کے وزیراعلیٰ پنجاب سے منظوری لی۔ گذشتہ تین سالوں میں الیکٹرک ٹیوب ویلز کیلئے بجلی کی فی یونٹ قیمت میں 80 فیصد جبکہ ڈیزل کی قیمتوں میں 120 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔بجلی اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر تاریخ ساز کسان پیکج کے تحت فیز I میں 9 ارب روپے کی خطیر رقم سے 8 ہزار زرعی ٹیوب ویلز کو شمسی توانائی پر منتقل کیا جارہا ہے جس کیلئے حکومت پنجاب 40 فیصد سبسڈی فراہم کر رہی ہے. پنجاب میں زرعی ٹیوب ویلز کی کل تعداد تقریباً 13 لاکھ ہے اور حکومت پنجاب کے اس پروگرام کیلئے کاشتکاروں کی جانب سے ریکارڈ تعداد میں 5 لاکھ 30 ہزار درخواستیں وصول ہوئیں جن میں سے 90 فیصد ایسے کاشتکار ہیں جن کا رقبہ ساڑھے 12 ایکڑ سے کم ہے۔ ٹیوب ویلز کے ذریعے بروقت دستیاب پانی کے وسائل اور فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا اس پروگرام کے تحت شفاف کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے 8 ہزار کاشتکاروں کو منتخب کیا گیا ہے۔قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے کاشتکاروں کو حکومت پنجاب کی جانب سے 10 کلوواٹ سولر سسٹم کیلئے 5 لاکھ روپے، 15 کلوواٹ کیلئے ساڑھے 7 لاکھ روپے اور 20 کلوواٹ کیلئے 10 لاکھ روپے سبسڈی فراہم کی جائے گی۔اس تاریخ ساز پروگرام کے ذریعے صوبہ پنجاب میں زراعت کا شعبہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوگا اور کاشتکاروں کے منافع میں اضافہ ہوگا۔

امید کی جاتی ہے کہ حکومت پنجاب کے ان اقدامات سے کاشتکار بھرپور مستفید ہونگے پانی کے بروقت استعمال سے صوبہ میں فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ کاشتکاروں کی پیداواری لاگت میں نہ صرف کمی واقع ہوگی بلکہ بروقت آبپاشی کیلئے پانی دستیاب ہوگا۔ یہ پروگرام پنجاب میں سبز اور پائیدار زرعی مستقبل کی جانب ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا اور اس سے دیہی ترقی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

تربوز

تربوز نیم گرم و خشک آب و ہوا میں اچھی پیداوار دیتا ہے۔ اگر پھل لگنے کے بعد دن گرم اور راتیں کچھ قدرے ٹھنڈی رہیں تو اس میں مٹھاس زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ شدید گرمی میں اس کے پھولوں کے زردانے مر جاتے ہیں۔ پھل نہیں بنتا اور بیلیں خشک ہو جاتی ہیں۔

موزوں علاقے

تربوز پورے پنجاب میں اُگایا جا سکتا ہے تاہم گوجرانوالہ، حافظ آباد، جھنگ، ملتان، خانیوال، لیہ، ساہیوال، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، وہاڑی، لودھراں، بہاولپور اور فیصل آباد میں اس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

تربوز کی اقسام

عام اقسام میں "شوگر بے بی" اہم ہے۔ اس کا پھل گول اور رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔ یہ اگیتی کاشت کے لیے موزوں ہے۔ اس کا پھل 80 تا 85 دن میں پک کر تیار ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ درآمد شدہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشتکاروں میں مقبول ہیں۔

شرح بیج

تربوز کی عام اقسام کے لیے بیج کی شرح ایک کلوگرام جبکہ ہائبرڈ اقسام کے لیے 300 تا 400 گرام فی ایکڑ رکھیں۔ اگر اُگاؤ اچھا ہے تو عام اقسام کے لیے بھی 500 گرام فی ایکڑ بیج کافی ہوتا ہے۔

وقت کاشت

موسمی کاشت کی صورت میں بوائی کا موزوں وقت وسط فروری تا وسط مارچ ہے اور یہ فصل جون تک پھل دیتی ہے۔

زمین کی تیاری

تربوز میرا و ہلکی میرا زمین میں اچھی پیداوار دیتا ہے۔ بھاری میرا اور سیم تھور سے متاثرہ زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ کاشت کے لئے زمین کو اچھی طرح تیار اور ہموار کریں۔

طریقہ کاشت

تربوز کی کاشت کے لئے 10 فٹ چوڑی پٹڑیاں بنائیں۔ آبپاشی کے لئے دو پٹڑیوں کے درمیان دو فٹ چوڑی اور 9 انچ گہری کھالی بنائیں۔ پانی لگانے کے بعد جہاں تک اس کی ریز یعنی نمی پہنچے، پٹڑی کے دونوں کناروں پر 1.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر بیج کے چوکے لگائیں اور بوائی کے فوراً بعد پانی لگا دیں۔

کھادوں کا استعمال

فصل کے لئے کھاد کی ضرورت کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بناء پر کریں، تاہم اوسط زرخیز زمین میں تربوز کی فصل کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

ماخوذ پیداواری منصوبہ موسم گرما کی سبزیاں 2025، حکومت پنجاب

کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)		
	پوٹاش	فاسفورس	نائٹروجن
دو بوری ڈی اے پی، دو بوری یوریا اور دو بوری ایس او پی	50	46	64

نوٹ

- ساری فاسفورس ،ایک تہائی نائٹروجن اور نصف پوٹاش بوقت کاشت ڈالیں، بقیہ نائٹروجن اور پوٹاش دو یا تین اقساط میں ڈالیں۔ واضح رہے کہ تربوز اپنی خوراک کا زیادہ تر حصہ پھل لگنے کے دوران استعمال کرتا ہے۔
- کاشت سے ایک مہینہ پہلے 15 تا 20 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کا استعمال کریں
- ہائبرڈ اقسام کے لئے کھاد کی ضرورت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے لہٰذا قسم کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں

آبپاشی

وقتِ کاشت، زمین کی نوعیت، فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بوائی کے بعد دو تا تین پانی سات دن کے وقفہ سے لگائیں۔ بعد میں یہ وقفہ فصل کی ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔

چھدرائی

فصل کا اُگاؤ مکمل ہونے کے دو ہفتے کے اندر ہر سوراخ میں ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

تربوز کی فصل میں جنگلی چولائی، باتھو، اِٹ سٹ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا اور لمب گھاس وغیرہ جیسی جڑی بوٹیاں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ابتدا میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے فصل کو دو تا تین بار گوڈی کریں اور پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے مناسب رہنمائی سے سفارش کردہ زہریں سپرے کی جاسکتی ہیں۔

برداشت

تربوز کے پھل کی رنگت سے اس کے پکنے کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل علامات کو مدِ نظر رکھیں۔ بیل پر پھل کے ساتھ دو باریک تار ہوتے ہیں جب یہ سوکھ جائیں اور پھل کو انگلی سے بجانے پر بھدی آواز آئے تو یہ پھل کے پکنے کی علامات ہیں۔

خربوزہ

موزوں علاقے

پنجاب کے میدانی علاقے خربوزے کی کاشت کے لئے موزوں ہیں۔ خربوزے کی فصل زیادہ تر ملتان، بہاولپور، بھکر، وہاڑی، پاکپتن، لیہ، لاہور اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں کاشت کی جاتی ہے۔

وقت کاشت

خربوزے کی فصل چونکہ کہر کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اسی لئے کھلے کھیت میں اس کی کاشت کہر کا خطرہ ٹل جانے کے بعد فروری کے مہینے میں کریں۔

زمین کی تیاری

خربوزے کی کاشت کے لئے زیادہ نامیاتی مادہ والی ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو، نہایت موزوں ہے۔ زمین کی تیاری کیلئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلا کر زمین ہموار کرلیں۔ لیزر لینڈ لیولر کے ساتھ لیول کرنا زیادہ بہتر ہے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ تیاری کے لئے 3 تا 4 مرتبہ ہل وسہاگہ چلا کر زمین نرم اور بھربھری کرلیں۔

اقسام

خربوزے کی سفارش کردہ اقسام ٹی-96 اور راوی ہیں۔اس کے علاوہ ایسی ہائبرڈ اقسام کاشت کریں جو زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

شرح بیج

عام اقسام کا 600 تا 1000 گرام بیج فی ایکڑ اور ہائبرڈ اقسام کا 200 تا 300 گرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

طریقہ کاشت

اچھی طرح تیار شدہ اور ہموار زمین میں 8 فٹ چوڑی پٹریاں بنائیں۔پٹریوں کے درمیان پانی لگانے کیلئے ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی ہونی چاہیے۔پانی لگانے کے بعد جہاں تک اس کی ریز یعنی نمی پہنچے،پٹریوں کے دونوں کناروں پر ایک فٹ کے باہمی فاصلہ پر بیج کا چوکا لگائیں۔عام اقسام کے 2 تا 3 اور ہائبرڈ اقسام کا ایک بیج فی چوکا لگائیں۔پانی لگانے کے بعد بھی چوکے لگائے جاسکتے ہیں۔

چھدرائی

فصل کے اُگاؤ کے بعد لال بھونڈی کا خطرہ ٹل جانے پر ہر چوکے میں ایک پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔

آبپاشی

بوائی کے بعد دو پانی ہفتہ وار ضرور لگائیں تاکہ اُگاؤ بہتر ہو۔اس کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگائیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ خربوزے کی فصل کو برداشت کے قریب کم پانی لگائیں تاکہ پھل پھیکا نہ رہ جائے۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے خربوزے کی مقامی (عام) اقسام کے لئے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ) نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
55	23	25	ایک بوری ڈی اے پی،دو بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ

- فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت استعمال کریں۔

جب فصل 5 تا 6 پتے نکال لے تو نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط اور پھول آنے پر تیسری قسط استعمال کریں

- ہائبرڈ اقسام کے لئے ان کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں
- اگر پوٹاش کی کھاد بوائی کے وقت نہ ڈالی گئی ہو تو فصل پر اس کا سپرے بھی کیا جاسکتا ہے۔ایس او پی کا 2 فیصد محلول سپرے کرنے سے خربوزے کی مٹھاس اور لذت بڑھ جاتی ہے۔جب خربوزے بننا شروع ہو جائیں تو ہفتہ وار اس محلول کے تین یا چار سپرے کریں

جڑی بوٹیوں کی تلفی

خربوزے کی فصل میں جنگلی چولائی،باتھو،اٹ سٹ، جنگلی پالک،جنگلی ہالوں،ڈیلا،لمب گھاس وکارا بارا وغیرہ اُگتی ہیں۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے مخصوص زہر میسر نہیں ہے۔کھالوں اور پٹریوں پر شیلڈ لگا کر جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کیا جاسکتا ہے۔

برداشت

پھل اگر مقامی طور پر منڈی میں فروخت کرنا ہو تو اسے بیل پر ہی پکنے دیں اور اگر دور بھیجنا ہو تو جب ہلکی سی رنگت تبدیل کرلے تو اسے توڑ لیں۔اس طرح یہ 3 تا 4 دن تک خراب نہیں ہوتا۔

کھیرا

کھیرے کی فصل معتدل اور خشک آب و ہوا کو پسند کرتی ہے۔ ہوا میں نمی کی زیادتی سے پھپھوندی کی بیماریاں پھیلنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ بیج کے اُگاؤ کیلئے 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ پودوں کی نشوونما کیلئے 20 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت درکار ہوتا ہے۔

وقت کاشت

کھلے کھیت میں کھیرے کی کاشت فروری، مارچ میں کی جاتی ہے۔

شرح بیج

کھیرے کی عام اقسام کے لیے شرح بیج ایک کلوگرام فی ایکڑ جبکہ ہائبرڈ اقسام کیلئے 400 تا 500 گرام فی ایکڑ رکھیں۔

ترقی دادہ اقسام

" کھیرا لوکل " دیسی کھیرے کی منظور شدہ قسم ہے۔ یہ زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مختلف ممالک سے درآمد ہونے والی ہائبرڈ اقسام کاشتکاروں میں مقبول ہو رہی ہیں تاہم ان اقسام میں گرمی اور وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت نسبتاً کم ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت

کھیرے کی کاشت کیلئے میرا زمین موزوں ہے۔ اگیتی فصل کیلئے ہلکی میرا زمین بہتر رہتی ہے۔ زمین کی تیاری وتر حالت میں کریں اور 8 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور دو پٹڑیوں کے درمیان ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔ پانی لگانے کے بعد پٹڑی کے دونوں جانب ایک فٹ کے باہمی فاصلے پر چوکا لگائیں۔ عام اقسام کے لیے ایک جگہ پر ایک دو یا تین جب کہ ہائبرڈ اقسام کی ٹنل میں بوائی کے لئے ایک بیج فی چوکا کاشت کریں۔ جب پودے تیسرا پتہ نکال لیں تو ایک جگہ پر ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔

آبپاشی

کھیرے کی فصل کو شروع میں تین تا چار پانی ایک ہفتہ کے وقفہ سے دیں۔ بعد میں خشک اور گرم موسم میں پانی ہر تین تا چار دن کے وقفے سے دیں۔ موسمی حالات، زمین کی نوعیت اور قسم کو مدِنظر رکھتے ہوئے آبپاشی میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک

کھیرے کی فصل میں چولائی، اٹ سٹ،، مدھانہ، سوانکی، قلفہ، لمب گھاس اور ہزار دانی وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لیے گوڈی وغیرہ یعنی غیر کیمیائی اقدامات عمل میں لائیں یا سفارش کردہ کیمیائی طریقہ انسداد اختیار کریں۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین میں عام اقسام کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

وقت استعمال کھاد	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	کھاد کی مقدار (بوری فی ایکڑ)
بوائی	13	36	25	چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی
پھول آنے پر	11.5	-	-	آدھی بوری یوریا
ہر 2 تا 3 چنائیوں کے بعد	11.5	-	11.5	آدھی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی

نوٹ: ہائبرڈ اقسام کے لئے کھاد کی ضرورت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ان کے لیے قسم کی ضرورت کے مطابق کھاد استعمال کریں۔

برداشت

پھل کا سائز مناسب ہونے پر اسے توڑ لینا چاہیے تا کہ بیل پر موجود دوسرے پھلوں کو بڑھوتری کا موقع مل سکے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ توڑتے وقت پھل زخمی نہ ہونے پائے۔

ٹینڈا

ٹینڈے کی کاشت کے لیے گرم اور خشک آب ہوا موزوں ہے۔ بیج کے اُگاؤ کے لیے 25 جبکہ بڑھوتری اور پھل بننے کے لیے 30 تا35 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت موزوں ہے۔پنجاب کے تقریباً تمام میدانی علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے ۔ اسے بارانی علاقوں میں بھی کاشت کیا جا تا ہے اور دریا کے ارد گرد کی زمینوں میں بھی اسے کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔

قسم

"ٹینڈا دل پسند" محکمہ کی سفارش کردہ قسم ہے جس کا پھل گول اور ہلکے سبز رنگ کا ہوتا ہے اور ذائقے میں بے مثال ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 3.7 ٹن فی ایکڑ تک ہے۔

شرح بیج و بیج کی تیاری

ٹینڈے کی اچھی پیداوار لینے کے لیے 2 کلوگرام صحت مند بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔کاشت سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کُش زہر تھائیوفنیٹ میتھائل بحساب 2.5 گرام فی کلوگرام بیج ضرور لگائیں۔اس کے علاوہ کرم کش زہر امیڈا کلوپرڈ 70-WS بحساب 3 گرام فی کلوگرام بیج لگائی جائے تو فصل ابتداء میں رس چوسنے والے کیڑوں سے بھی محفوظ رہتی ہے۔

وقت کاشت

ٹینڈے کی فصل نازک ہوتی ہے،شدید سردی یا کہر کو برداشت نہیں کر سکتی لہٰذا اس کی کاشت کہر کا خطرہ ٹلنے کے بعد شروع کی جائے۔پہلی فصل کی کاشت وسط فروری اور دوسری فصل کی کاشت 20 جون تا 15 جولائی کریں۔

زمین کی تیاری

ٹینڈے کی کاشت کے لیے زرخیز میرا زمین نہایت موزوں ہے۔زمین میں پانی کا نکاس اچھا ہو اور نامیاتی مادہ کافی مقدار میں موجود ہونا چاہیے۔کاشت سے ایک ماہ پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے 10 سے 15 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیں اور بعد میں آبپاشی کر دیں۔ وتر آنے پر کھیت میں 2 تا 3 مرتبہ ہل اور سہاگہ چلائیں اور جڑی بوٹیوں کے اُگنے کے لیے چھوڑ دیں۔ اگر روٹاویٹر چلا کر گوبر کو باریک کر لیا جائے تو یہ جلد ہی مٹی کا حصہ بن جائے گا۔کاشت کے وقت دو تا تین بار ہل چلا کر زمین تیار کر لیں۔

طریقہ کاشت

8 تا 10 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور دو پٹڑیوں کے درمیان میں تقریباً 2 فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔ کھالیوں میں پانی لگائیں اور ان پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر نمی والے حصہ میں ڈیڑھ فٹ کے باہمی فاصلے پر 2 تا 3 بیج فی چوکا لگائیں۔ بیج کی گہرائی ایک تا ڈیڑھ انچ ہونی چاہیے۔بوائی کے ایک ہفتہ بعد دوبارہ پانی لگائیں تا کہ اُگاؤ اچھی طرح مکمل ہو سکے۔جن زمینوں کا نکاس اچھا ہو اُن میں ٹینڈے کی کاشت وتر حالت میں بھی کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

فصل کو حسبِ ضرورت پانی دیتے رہیں۔اگر کاشت وتر حالت میں کی گئی ہو تو پہلا پانی دیر سے لگائیں اور خشک گوڈی کریں۔پانی لگاتے وقت ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ پانی پٹڑیوں پر نہ چڑھے۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
60	35	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، اڑھائی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ

فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی ساری مقدار اور ایک تہائی نائٹروجن بوائی کے وقت استعمال کریں۔ بقیہ نائٹروجن دو تا تین اقساط میں ڈالیں۔ جب پھل لگنا شروع ہو جائے تو پہلی قسط ڈالیں اور پھر تین تین ہفتہ کے وقفہ سے ڈالتے رہیں۔

چھدرائی اور گوڈی

جب پودے تین تا چار پتے نکال لیں تو ایک صحت مند پودا فی چوپا/چوکا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے اور اچھی بڑھوتری کے لیے دو سے تین بار گوڈی کریں اور پودوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں اور بیلوں کا رُخ پٹڑی کی طرف کر دیں تا کہ پودے نالیوں میں نہ گریں۔ ہر آبپاشی سے پہلے بیلیں نالیوں سے ضرور نکال لیں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

ٹینڈے کی فصل کو جنگلی چولائی، باتھو، اٹ سٹ، تاندلہ، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں، ڈیلا، لمب گھاس اور کارابارا وغیرہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے پانی لگانے کے بعد کاشت سے پہلے سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ اُگی ہوئی جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے گوڈی کریں۔ کھالوں اور پٹڑیوں پر شیلڈ لگا کر سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کیا جا سکتا ہے۔

برداشت

پہلے ایک دو پھل شروع میں جلد توڑ لیں۔ اس طرح بعد میں پیداوار اچھی ہوگی۔ جب پھل مناسب سائز کا ہو جائے تو مناسب وقفہ سے برداشت کرتے رہیں۔ پھل شام کے وقت توڑیں تا کہ صبح تازہ حالت میں فروخت ہو سکے۔

بینگن

منظور شدہ اقسام

ترقی دادہ اقسام میں "نرالا" (لمبوترا)، "بے مثال" (لمبا) اور "دل نشیں" (گول) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشت کی جاتی ہیں۔

شرح بیج

بینگن کی اچھی فصل حاصل کرنے کے لیے ایک ایکڑ کے لیے تقریباً دس ہزار پودے درکار ہوتے ہیں جس کے لیے 150 گرام بیج فی ایکڑ کافی ہے۔

وقت کاشت

بینگن کی پہلی فصل کے لئے نرسری کی کاشت فروری اور اس کی منتقلی مارچ میں کریں۔ یہ فصل مئی سے ستمبر تک پیداوار دیتی ہے۔

موزوں زمین و آب وہوا

بینگن کی بھرپور پیداوار لینے کے لیے اچھے نکاس والی زرخیز میرا زمین اور گرم مرطوب آب وہوا موزوں ہے۔ بینگن کی فصل سخت سردی اور کورے کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کے پتے سوکھ جاتے ہیں، پھول اور پھل لگنا بند ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ پودا مر جاتا ہے۔

زمین کی تیاری و طریقہ کاشت

زمین کی تیاری کے لئے تین تا چار مرتبہ ہل اور سہاگہ چلائیں۔ کاشت سے ایک ماہ پیشتر 10 تا 12 ٹن گوبر کی کھاد ڈالیں

وتر حالت میں زمین تیار کریں اور 4 تا 5 فٹ کے باہمی فاصلے پر نشان لگا کر کھیلیاں بنا لیں۔ اس کے ایک جانب پودے منتقل کریں۔ پودوں کا باہمی فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں۔ پودے منتقل کرنے سے قبل کھیت کو پانی لگائیں۔ بہتر ہے کہ منتقلی شام کے وقت کریں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

وقت استعمال کھاد	مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوری فی ایکڑ)
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
بوائی	36	36	25	4 بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%)، 1 بوری امونیم نائٹریٹ اور 1 بوری ایس او پی
مٹی چڑھاتے وقت	23	0	0	ایک بوری یوریا

نوٹ

ہر 3 تا 4 چنائیوں کے بعد ایک بوری امونیم نائٹریٹ یا آدھی بوری یوریا فی ایکڑ استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

بینگن کی فصل کھیت میں کم وبیش سال بھر موجود رہتی ہے۔اس لیے اس میں موسم گرما و سرما کی جڑی بوٹیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر اٹ سٹ، ڈیلا، سوانکی، مدھانہ، چولائی، قلفہ، لمب گھاس، باتھو، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں اور کرنڈ وغیرہ اگتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے مناسب رہنمائی سے سفارش کردہ زہریں سپرے کی جاسکتی ہیں۔

آبپاشی و گوڈی

منتقلی کے تین تا چار روز بعد آبپاشی کریں۔ اس کے بعد ہفتہ وار آبپاشی کریں۔ موسم کی مناسبت سے وقفہ بڑھایا یا کم کیا جاسکتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے تین تا چار بار گوڈی کریں اور تنوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں تاکہ پودے ہوا کے زور اور پھل کے بوجھ سے گرنے سے بچ جائیں۔

برداشت

بینگن مناسب سائز کے تیار ہو جائیں تو ان کی برداشت کریں۔ بینگن نرم حالت میں توڑیں ورنہ یہ جسامت میں بڑے اور رنگت میں سفیدی مائل ہو جائیں گے جس کی وجہ سے منڈی میں اسکی قیمت کم ملے گی۔

کریلا

کریلے کی اقسام: کریلے کی سفارش کردہ اقسام فیصل آباد لانگ، اسود اور سفینہ ہیں۔

فیصل آباد لانگ

اس کے کریلوں کا رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے اور یہ قسم جلد پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یہ قسم کریلے کی بیماریوں بالخصوص پتوں کی بیماری مائیروتھیشم کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔ اس قسم کی پیداواری صلاحیت 180 من فی ایکڑ ہے۔

اسود

اس قسم کے کریلے گہرے سبز رنگ اور درمیانے سائز کے ہوتے ہیں جو بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ یہ قسم باقی اقسام کی نسبت گرمی کو برداشت کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 240 من فی ایکڑ ہے۔

■ سفینہ (کریلی)

یہ قسم جون وجولائی میں کاشت کے لیے تیار کی گئی ہے۔اسے کریلی بھی کہا جاتا ہے۔اس کے کریلے سبز رنگ کے اور سائز میں لمبے ہوتے ہیں۔سفینہ کریلے کی بیماریوں یعنی مائر وتھیشم اور وائرس کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے اور اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل ہے۔ مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ کریلے کی ہائبرڈ اقسام بھی کاشتکاروں میں مقبول ہیں۔

شرح بیج

اچھی روئیدگی یعنی 90فیصد روئیدگی والا بیج استعمال کریں اور شرح بیج ڈیڑھ تا دو کلوگرام بیج فی ایکڑ رکھیں۔اگر بیج کی روئیدگی خاطر خواہ نہ ہو تو3 سے 4 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

وقت کاشت

عام فصل وسط فروری تا مارچ میں کاشت کی جاتی ہے جو کہ اپریل سے جون تک پھل دیتی ہے جبکہ پچھیتی قسم یعنی سفینہ جولائی میں کاشت ہوتی ہے اور اس کا پھل اگست تا دسمبر میں حاصل ہوتا ہے۔

موزوں زمین اور تیاری

کریلے کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے۔کاشت سے ایک ماہ پہلے کھیت میں 10 تا12 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں اچھی طرح ملا دیں اور کھیت کو پانی لگا دیں وتر آنے پر دو تین بار سہاگہ دے کر زمین تیار کریں اور وتر دبا دیں۔اس طرح جڑی بوٹیاں اُگ آئیں گی اور تلف ہو جائیں گی۔پھر دو تین بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم اور بھربھری کرلیں۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین میں 8 فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں اور پٹڑیوں کے درمیان ڈیڑھ فٹ چوڑی کھالی بنائیں۔پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر 2 تا3 بیج فی سوراخ کاشت کریں اور بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہ ہو۔بیج کو کاشت سے پہلے سفارش کردہ پھپھوندی کُش دوائی بحساب 2 تا3 گرام فی کلوگرام ضرور لگائیں۔تجربات سے پتہ چلا ہے کہ اگر بیج کو12 گھنٹے کے لئے پٹ سن کی گیلی بوری میں رکھیں اور پھر کاشت کیا جائے تو تو زیادہ اچھا اُگاؤ ہوتا ہے۔ اس کے بعد کھیت کی آبپاشی کردیں۔

آبپاشی

پہلی آبپاشی کاشت کے فوراً بعد کریں اور کوشش کریں کہ پانی بوائی والی جگہ پر نہ چڑھے ورنہ زمین کرنڈ ہونے سے اُگاؤ متاثر ہوگا۔اس کے بعد ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں۔جب موسم گرم ہو جائے تو آبپاشی فصل کی ضرورت کے مطابق کریں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
45	40	25	پونے دو بوری ڈی اے پی، ڈیڑھ بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ

فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوقت بوائی استعمال کریں۔

نائٹروجنی کھاد کی بقیہ مقدار تین اقساط میں یعنی ایک قسط پھول آنے پر اور اس کے بعد دو اقساط ہر تین چنائی کے بعد استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

کریلے کی فصل کو اٹ سٹ، سوانکی، مدھانہ، لمب گھاس، چولائی، قلفہ، ڈیلا اور ہزاردانی جیسی جڑی بوٹیاں نقصان پہنچاتی ہیں۔جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے مناسب رہنمائی سے سفارش کردہ زہریں سپرے کی جاسکتی ہیں۔

چھدرائی و گوڈی

جب فصل تین پتے نکال لے تو ڈیڑھ فٹ کے فاصلے پر صحت مند پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے گوڈی کریں اور پودوں کے گرد مٹی بھی چڑھائیں۔

برداشت

عام طور پر پہلی چنائی کاشت کے دو ماہ بعد کی جاتی ہے۔ برداشت کریلوں کے مناسب تیار ہونے پر کرتے رہیں۔چنائی صبح یا شام کے وقت کریں۔سبزی کو سایہ دار جگہ میں رکھیں اور گیلے سوتی کپڑے سے ڈھانپ دیں تاکہ یہ مرجھا نہ جائے۔اچھی فصل سے عام طور پر 15 تا 20 چنائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

بھنڈی توری

سفارش کردہ اقسام

بھنڈی توری کی منظور شدہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں

■ سبز پری

بھنڈی کی یہ قسم تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔اس کی بھنڈی کا رنگ گہرا سبز ہے۔یہ وائرسی بیماریوں کے خلاف قوتِ مزاحمت رکھتی ہے۔

■ ہری بھری

بھنڈی کی یہ قسم بھی تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔اس کی بھنڈی کا رنگ گہرا سبز ہے اور جلد پھل دینے والی قسم ہے۔اس میں خشک مادے کی مقدار نسبتاً زیادہ ہے اور سبز پری کی نسبت زیادہ پیداوار دیتی ہے۔

■ اوکرا 3 اے (Okra 3A)

بھنڈی کی یہ قسم زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔یہ وائرسی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔اس کی بھنڈی نسبتاً زیادہ دن تک نرم رہتی ہے جس کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 13 تا 14 ٹن فی ایکڑ ہے۔

اس کے علاوہ مختلف سیڈ کمپنیوں کی سفارش کردہ ہائبرڈ اقسام بھی کاشت کی جاتی ہے۔

شرح بیج

بھنڈی توری کے لیے اچھے اُگاؤ والا 10 سے 12 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

وقت کاشت

پہلی فصل وسط فروری تا مارچ میں کاشت کی جاتی ہے جو اپریل سے جولائی تک پھل دیتی ہے جبکہ دوسری فصل وسط جون تا وسط جولائی میں کاشت ہوتی ہے جس کا پھل اگست تا اکتوبر حاصل ہوتا ہے۔

موزوں زمین اور اس کی تیاری

بھنڈی توری کی اچھی پیداوار کے لئے بہتر نکاس والی زرخیز میرا زمین موزوں ہے۔بوائی سے ایک ماہ پہلے کھیت کو اچھی طرح ہموار کر کے 10 سے 12 ٹن فی ایکڑ گوبر کی مکمل گلی سڑی کھاد ڈال لیں اور یکساں بکھیر کر 2 سے 3 مرتبہ ہل چلا کر اسے اچھی طرح زمین میں ملا دیں بعد ازاں کھیت کو پانی لگا دیں تاکہ گوبر کی کھاد کے ساتھ آئے ہوئے اور کھیت میں پہلے سے موجود جڑی بوٹیوں کے بیج اُگ آئیں۔کاشت سے پہلے دو تین بار ہل اور

سہاگہ چلا کر زمین بوائی کے لیے تیار کر لیں۔اس طریقہ سے جڑی بوٹیاں بھی تلف ہو جائیں گی۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین میں اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر پٹڑیاں بنائیں اور ان کے دونوں کناروں پر 1 انچ گہری لکیریں نکال لیں اور 4 انچ کے باہمی فاصلہ پر بیج کا کیرا کریں۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت
26	35	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، ایک بوری امونیم نائٹریٹ اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ: مندرجہ بالا کھاد کے علاوہ فصل بڑی ہونے پر ہر پندرہ دن بعد 15 تا 20 کلوگرام یوریا فی ایکڑ ڈالیں۔

چھدرائی و گوڈی

بہتر پیداوار کے لیے مناسب وقت پر چھدرائی اور گوڈی کا عمل نہایت ضروری ہے۔جب پودے 3 سے 4 انچ کے ہو جائیں تو ہر سوراخ سے ایک صحت مند پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھنے کے لیے 3 سے 4 مرتبہ مناسب وقت پر گوڈی کریں۔گوڈی کرتے وقت پودوں کے گرد مٹی چڑھاتے جائیں۔

آبپاشی

پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد اس طرح کریں کہ پانی پٹڑیوں اور کھیلیوں کے اُوپر نہ چڑھنے پائے۔بیج تک صرف نمی پہنچے تاکہ زمین سخت نہ ہو اور بیج کا اُگاؤ متاثر نہ ہو ورنہ پیداوار پر بُرا اثر پڑے گا۔بعد میں ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں۔جب زیادہ گرمی ہو جائے تو اس وقت پانی کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔لہٰذا ہر چوتھے دن آبپاشی کر دیں۔موسمی حالات کے پیش نظر آبپاشی کے وقفہ میں ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

فروری مارچ میں کاشتہ بھنڈی توری میں باتھو، جنگلی پالک، جنگلی ہالوں اور چولائی وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔مارچ سے جون کے درمیان کاشتہ فصل اٹ سٹ، تاندلہ، ڈیلا، چھبڑ، مدھانہ، لمب گھاس، قلفہ اور چولائی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے مناسب رہنمائی سے سفارش کردہ زہریں سپرے کی جا سکتی ہیں۔

برداشت

بھنڈی توری کی فصل بوائی کے 50 دن بعد پھل دینا شروع کر دیتی ہے۔جب پھل کا سائز 3 انچ ہو جائے تو چنائی کر لیں۔پھل کے سائز کی مناسبت سے چنائی جاری رکھیں کیونکہ بڑا اور سخت پھل منڈی میں اچھی قیمت نہیں دیتا تاہم بعض علاقوں میں مثلاً خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان میں بڑے اور نسبتاً سخت بیج کی حامل بھنڈی توری کو پسند کیا جاتا ہے۔۔بھنڈی توری کی چنائی کا عمل مشکل ہوتا ہے اس لئے ہاتھوں پر ہوادار دستانے چڑھا کر چنائی کرنی چاہیے۔اچھی فصل سے تقریباً 35 تا 40 چنائیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

بہاریہ سورج مکھی کھادیں وآبپاشی

کھادوں کا استعمال

زمین کی زرخیزی ، اسکی نوعیت، فصلوں کی کثرت کاشت اور فصلوں کے ہیر پھیر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زمین کے تجزیہ کی بنیاد پر کھاد کی مطلوبہ مقدار کا تعین کریں۔ کمزور اور اوسط زرخیزی والی زمین کیلئے کھادوں کی مقدار اور وقت استعمال درج ذیل میں دیا گیا ہے۔

سفارشات برائے کمزور زمین

غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ اور وقت استعمال			
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت کاشت	پہلے پانی کے ساتھ	دوسرے پانی کیساتھ	پھولوں کی ڈوڈیاں بنتے وقت
60	40		دو بوری نائٹروفاس + ایک بوری ایس او پی	دو بوری نائٹروفاس	پونی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	پونے دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	ایک بوری یوریا	آدھی بوری یوریا
		یا	پونے دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ڈیڑھ بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	ساڑھے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + آدھی بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	ایک بوری یوریا	آدھی بوری یوریا

سفارشات برائے اوسط زرخیز زمین

غذائی عناصر کلوگرام فی ایکڑ			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ اور وقت استعمال			
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت کاشت	پہلے پانی کے ساتھ	دوسرے پانی کیساتھ	پھولوں کی ڈوڈیاں بنتے وقت
48	34	25	پونے دو بوری نائٹروفاس + ایک بوری ایس او پی	ڈیڑھ بوری نائٹروفاس	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	آدھی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا
		یا	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ	پونی بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ
		یا	پونے چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + آدھی زبوری یوریا + ایک بوری ایس او پی	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا	آدھی بوری یوریا

آبپاشی

آبپاشی کا دارومدار موسمی حالات پر ہوتا ہے۔ اگر موسم گرم اور خشک ہو تو فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر موسم سرد اور مرطوب ہو تو کم آبپاشی کی ضرورت ہوگی۔ بہاریہ اور خزاں کی فصل کے لئے آبپاشی کی ترتیب درج ذیل میں دی گئی ہے۔

بہاریہ اور خزاں کی ڈرل کاشتہ فصل کے لئے آبپاشی کی ترتیب

آبپاشی	بہاریہ فصل	خزاں کی فصل
پہلا پانی	اُگاؤ کے 20 دن بعد	اُگاؤ کے 15 دن بعد
دوسرا پانی	پہلے پانی کے 20 دن بعد	پہلے پانی کے 12 تا 15 دن بعد
تیسرا پانی	پھول نکلنے کے وقت	پھول نکلنے کے وقت
چوتھا پانی	بیج بنتے وقت	بیج بنتے وقت
پانچواں پانی	دودھیا حالت میں	دودھیا حالت میں

آلو
برداشت درجہ بندی و پیکنگ

ڈاکٹر محمد اقبال، محمد امین، سعدیہ سردار

برداشت

ہمارے ہاں عام طور پر آلو کی فصل100 تا120 دنوں میں تیار ہو جاتی ہے۔ فصل جب پک کر تیار ہو جائے تو اسے زمین سے نکالنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے فصل کو پانی لگانا بند کر دیں اور آلوؤں کو وتر حالت میں زمین سے نکال لیں۔ گھریلو پیمانے پر یہ کام کسی کی مدد سے کرتے ہیں جبکہ کھیت میں اس مقصد کے لیے ٹریکٹر استعمال کیا جاتا ہے یا آجکل آلو کو مشینی طریقے سے بھی زمین سے نکالا جاتا ہے اس طریقہ سے لیبر کی بچت ہوتی ہے اور وقت کی بھی۔ آلو کی برداشت کے لیے مارکیٹ میں کئی قسم کے ہارویسٹر موجود ہیں۔ گرمیوں میں فصل کو برداشت کر کے ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ پر رکھنا چاہیے۔ آلو کی برداشت کے وقت رات کا درجہ حرارت دن کی نسبت کم ہوتا ہے۔ چنانچہ رات کے کم درجہ حرارت سے فائدہ اٹھانے کے لیے آلوؤں کے روائتی ڈھیر لگا کر کھیت میں چند دنوں کے لیے زخیرہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کے لیے ایک خاص ساخت کی ہوا کی گزرگاہ ، پلاسٹک کے پائپ کی چمنی اور ٹاٹ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

درجہ بندی یا گریڈنگ

عام طور پر کھیت میں آلوؤں کو برداشت کے بعد بڑے بڑے ڈھیر کی صورت میں رکھ کر اسی طرح ہی منڈیوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر تو درجہ بندی کی جاتی ہے تو صرف بیج کے لیے آلوؤں کی چھانٹی کی جاتی ہے۔ بیج کے لیے درجہ بندی کے لیے علیحدہ سے معیار ہیں مثلاً آلو کا سائز اس پر موجود آنکھوں کی تعداد وغیرہ مگر آلو بطور سبزی واضح درجہ بندی کے علیحدہ معیار میں سب سے پہلے آلوؤں کی چھانٹی کی جاتی ہے۔ جس میں بیماری زدہ آلو لگ کر دیے جاتے ہیں پھر آلو کا سائز واضح اور جلد کا رنگ وغیرہ دیکھا جاتا ہے۔ آلوؤں کی درجہ بندی کرنے سے منڈی میں اچھے دام ملتے ہیں۔ چپس بنانے والی کمپنیاں گریڈر آلو طلب کرتی ہیں۔ ویسے آجکل مشینی گریڈر بھی دستیاب ہیں۔

پیکنگ

آلو کی برداشت کے بعد سب سے بڑا مسئلہ اس کی رسد ہے۔ پاکستان میں اس کی ترسیل مقامی منڈیوں سے لے کر دور کی منڈیوں تک کی جاتی ہے۔ دونوں مقاصد کے لیے پٹ سن کے بورے استعمال کیے جاتے ہیں۔ پنجاب کے میدانی علاقوں میں100 سے 110 کلوگرام والے بورے استعمال کیے جاتے ہیں اور پہاڑی علاقوں میں 75 سے 90 کلوگرام کے بورے استعمال کیے جاتے ہیں۔ پٹ سن کے بورے استعمال کرنے کے کچھ فوائد اور کچھ نقصانات ہیں۔

فوائد

- ان کے اوپر خرچہ کم آتا ہے اور یہ بورے دوبارہ بھی قابل استعمال ہوسکتے ہیں
- پٹ سن کے بورے کچھ حد تک نمی کو جذب کر سکتے ہیں اس لیے آلو نمی سے محفوظ رہتے ہیں
- پٹ سن کافی نرم مٹیریل ہے اس لیے آلو ترسیل کے دوران خراشوں سے کافی حد تک محفوظ رہتے ہیں

گندم
گُنگی کی اقسام پہچان اور انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، ہارون غنی، ڈاکٹر سین فاطمہ، حبیب انور، حسیب احمد

گندم کی فصل پر متعدد بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں جن میں گُنگی کا مرض نہایت اہم ہے پوری دنیا میں گندم کی گُنگی کے امراض کوفوڈ سیکورٹی کے لئے خطرناک قرار دیا جاچکا ہے کیونکہ یہ مرض وبائی صورت اختیار کر کے گندم کی پیداوار میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ گُنگی دراصل پھپھوندی سے پھیلنے والا مرض ہے اور یہ مرض سازگار موسمی حالات میسر آنے پر قوت مدافعت سے عاری اقسام پر حملہ آور ہو کر پیداوار میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ گندم کی فصل پر تین مختلف اقسام کی گُنگی کی بیماری حملہ آور ہوتی ہیں۔

بھوری گُنگی

بھوری گُنگی کا حملہ تقریباً پنجاب کے تمام اضلاع میں یکساں طور پر ہوتا ہے۔ اس بیماری کی وبائی صورت میں پیداوار میں نمایاں کمی ہوتی ہے اس کے پھیلاؤ کیلئے موزوں ترین درجہ حرارت 15 سے 22 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

پہچان

بھورے رنگ کی اس بیماری کا حملہ عام طور پر پودے کے نچلے پتوں سے شروع ہوتا ہے۔ بھورے رنگ کے دھبے

بے ترتیب اور منتشر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پتے کے اوپر بھورے رنگ کا زنگ نما پاؤڈر دکھائی دیتا ہے۔ برھوتری کی اگیتی حالت میں حملہ ہونے پر پودے کمزور ہو جاتے ہیں اور پودے کی خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے اور بعض اوقات پیداوار میں 20 تا 30 فیصد تک کمی واقع ہوسکتی ہے عام طور پر یہ بیماری وسط فروری سے نمودار ہوتی ہے وبائی حملے کی صورت میں ناقص قوت مدافعت کی حامل گندم کی اقسام، مزید گُنگی پھیلا کر بہتر قوت مدافعت کی حامل اقسام پر اثر انداز ہوتی ہیں اور پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہیں۔

زرد گُنگی

گُنگی کی اس بیماری کا حملہ عام طور پر پنجاب کے شمالی اور کچھ وسطی اضلاع یعنی راولپنڈی تا فیصل آباد میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث زرد گُنگی کا حملہ پورے پنجاب میں بھی مشاہدہ میں آیا ہے چونکہ زرد گُنگی کا حملہ فصل کی ابتدائی حالت میں ہوتا ہے اور اگر حملہ شدید ہو تو نقصان 20 سے 50 فیصد تک ہو سکتا ہے۔ زیادہ بارشوں اور کم درجہ حرارت کی صورت میں زرد گُنگی کی بیماری وبائی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ اس کے پھیلاؤ کیلئے موزوں ترین درجہ حرارت 12 سے 20 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

■ پہچان

عام طور پر اس بیماری کا حملہ پتوں پر ہوتا ہے۔انتہائی شدید حملے کی صورت میں سٹے بھی متاثر ہوتے ہیں۔اس کی پہچان یہ ہے کہ پودے کے پتوں پر زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے متوازی قطاروں میں پاؤڈر کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ وبائی حملے کی صورت میں اس کا نقصان بھوری کنگی سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔زیادہ بارشوں اور کم درجہ حرارت کی صورت میں یہ بیماری وبائی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ یاد رکھیں پتوں کا پیلا رنگ زرد کنگی کی علامت نہیں ہے فصل کی پیلاہٹ کسی اور وجوہات کی بناء ہوسکتی ہے۔

سیاہ کُنگی

عرصہ دراز سے کُنگی کی یہ قسم اہم نہیں رہی۔لیکن 2006-07 سے حیدر آباد اور وادی کاغان کے علاوہ ملک کے کئی حصوں میں مشاہدہ میں آتی ہے۔اس کے پھیلاؤ کے لئے موزوں درجہ حرارت 20 سے 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

■ پہچان

سیاہ کُنگی پتوں اور تنوں پر بیضوی دھبوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے جو کہ شروع میں بھورے رنگ کے ہوتے ہیں اور بعد ازاں ان کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے سائز بڑھنے کے ساتھ ساتھ درمیان سے پھٹ جاتے ہیں اور گہرے بھورے رنگ کا پاؤڈر باہر نمودار ہوتا ہے۔

طریقہ انسداد

- قوت مدافعت رکھنے والی ایک سے زیادہ اقسام کاشت کریں
- گندم کی کُنگی سے متاثرہ اقسام ہرگز کاشت نہ کریں
- زیادہ شرح بیج، بے جا اور غیر متناسب کھادوں کا استعمال اور غیر ضروری آبپاشی سے اجتناب کریں
- حملے کی صورت میں مقامی زرعی ماہرین سے مشورہ کر کے پھپھوند کش زہر استعمال کریں

نام زہر	مقدار فی ایکڑ	وقفہ برداشت (دن)
پروپی کونازول 25 فیصد ای سی	200 ملی لٹر	30
ٹیبوکونازول + ٹرائی فلوکسی سٹروبن 75 فیصد ڈبلیو جی	65 گرام	35
پائی راکلوسٹروبن + کونازول 40 فیصد ای سی	90 تا 150 ملی لٹر	14
ٹرائی فلوکسی سٹروبن 480 ایس سی	100 ملی لٹر	40
ٹرایاڈیمی فان 25 فیصد ڈبلیو پی	100 گرام	20-15

سپرے کرنے کے لئے ہالوکون نوزل استعمال کریں جبکہ تیز ہوا، دھند اور بارش کی صورت میں سپرے نہ کریں اور سپرے گندم کی کٹائی سے 40 دن پہلے تک بند کر دیں۔

خطہ پوٹھوہار میں انگور کی کاشت

عقیل فیروز، نویدہ انجم، خالدہ حمید عباسی

آب و ہوا

انگور کی کاشت کے لئے ایسے علاقے زیادہ موزوں ہیں جہاں موسم گرما کے دوران بارشیں کم ہوں اور موسم نسبتاً گرم اور خشک ہو جبکہ دن طویل ہوں تاکہ انگور کی بیلوں کو وافر مقدار میں دھوپ میسر ہو۔

موزوں علاقے

بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کے زیرنگرانی کی گئی تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پوٹھوہار کے علاوہ فیصل آباد، سرگودھا جبکہ جنوبی پنجاب کے اضلاع ملتان، ڈیرہ غازی خان، بہاولنگر، لودھراں اور بہاولپور میں بھی انگور کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔

زمین کا انتخاب

انگور کی کاشت تقریباً ہر قسم کی زمین میں کی جاسکتی ہے۔ انگور کی کامیاب کاشت کے لئے درمیانی ذرخیز، ہلکی میرا اور مناسب مقدار میں نامیاتی مادہ رکھنے والی زمینیں موزوں ہیں۔ البتہ کلراٹھی، سیم زدہ اور بھاری میرا زمین انگور کی کاشت کے لئے مناسب نہیں ہے۔

انگور کی سفارش کردہ اقسام

▪ سلطانیہ

یہ انگور کی اگیتی قسم ہے۔ کھانے میں بہت اچھی، دانے لمبوترے بیج کے بغیر، خوشہ ڈھیلا اور رنگ ہلکا سبز ہوتا ہے۔

▪ شوگرا-ون

انگور کی اس قسم کا رنگ سلطانیہ کی طرح لیکن دانے گول اور خوشہ خوبصورت ہوتا ہے۔ یہ بھی بیج کے بغیر والی قسم ہے۔

▪ باری انگور-ون

انگور کی اس قسم کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ پکنے میں اگیتی، بیج کے بغیر، خوشہ ڈھیلا اور دانے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔

ان اقسام کے علاوہ کرمسن، تھامسن سیڈلیس، پرلٹ، آٹم رائل اور ارالی وائٹ پر کی گئی تحقیق سے حوصلہ افزاء نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

داغ بیل

پودے لگانے سے پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر لیں تاکہ گرم خشک موسم کے دوران آبپاشی کا عمل بہتر طور پر انجام دیا جاسکے۔ پودوں کی قطاروں کا درمیانی فاصلہ 10 فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 6 فٹ رکھیں۔ اس طریقے سے ایک ایکڑ میں تقریباً 700 پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ پودوں کی قطاروں کا رخ شمالاً جنوباً رکھیں کیونکہ انگور کی بیلوں کو زیادہ دھوپ درکار ہوتی ہے اور اسے جتنی دھوپ ملے گی اتنی ہی اچھی پھل کی پیداوار ہوگی۔

پودے لگانے کا وقت

انگور کے پودے سال میں دو بار لگائے جاتے ہیں۔ جھاڑ واں پودا یا بغیر گاچی (Bare-rooted) کا پودا جنوری تا فروری کے دوران لگایا جائے کیونکہ اس وقت پودے خوابیدگی کی حالت میں ہوتے ہیں اور با آسانی سے جڑیں پکڑ لیتے ہیں جبکہ تھیلی والا پودا 15 جنوری سے 15 اپریل تک لگایا جاسکتا ہے اور اس کے بعد اگست میں جب موسم کی شدت کچھ کم ہو جائے یا مون سون کے بعد تک لگایا جاسکتا ہے۔

آبپاشی

بار آور پودوں کو شاخ تراشی کے بعد فروری کے وسط میں پہلا پانی دینا چاہئے۔ دوسرا پانی مارچ کے پہلے ہفتے میں دیں۔ پھل بننے کے بعد اپریل میں دس دن کا وقفہ رکھیں۔ جبکہ مئی اور جون میں چار سے چھ دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔ اکتوبر کے دوران اگر بارشیں نہ ہوں تو پانی دس دن کے وقفہ سے لگائیں جبکہ نومبر سے جنوری تک صرف ایک پانی دیں۔

نوٹ: پھل پکنے سے ایک ہفتہ پہلے آبپاشی کم کر دیں اور ضرورت کے مطابق پانی دیں۔

کھادوں کا استعمال

مختلف غذائی اجزاء کا سالانہ گوشوارہ بلحاظ عمر

پودے کی عمر	گوبر کی کھاد (کلوگرام)	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش (گرام)
ایک سال	-	100	-	-
دو سال	5	150	100	150
تین سال اور اسکے بعد	7	200	150	250

انگور کی کاشت کے لئے استعمال ہونے والے سسٹم

انگور کی کاشت کے لئے بہت سے سسٹم استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن نیفن سسٹم (Kniffin System) اور وائی سسٹم (Y-System) بے حد مقبول ہیں۔

نیفن سسٹم (Kniffin System)

اس سسٹم میں شاخوں کو دو متوازی تاروں پر چڑھایا (Train) جاتا ہے۔ ان تاروں کو ایک کنکریٹ کے 8 فٹ لمبے پلر (Pole) کے ساتھ لگایا جاتا ہے جسے دو فٹ تک زمین میں دبایا جاتا ہے اور اس پر پہلی تار ساڑھے تین فٹ اور دوسری ساڑھے پانچ فٹ اونچائی پر لگائی جاتی ہے اور پھر ہر تار پر دو بغلی شاخوں کو بڑھنے کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے 8 گیج موٹائی والی تار استعمال ہوتی ہے۔

فائدے

- یہ سسٹم باقی سسٹم کے مقابلے میں سستا ہے۔
- پکنے پر پھل کی برداشت آسانی سے ہو سکتی ہے۔
- پودوں کو سورج کی روشنی یکساں ملتی ہے اور ان کی نشوونما بہتر ہوتی ہے
- ہوا کا گزر اچھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے نمی کا تناسب کم رہتا ہے اور پودے بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں
- پودے پر پھل یکساں پکتا ہے اور اس کی کوالٹی بہتر ہوتی ہے

وائی سسٹم (Y-System)

اس سسٹم میں Y کی ساخت کے پلر استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں 2 سے 3 فٹ تک زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔ پلر کے دونوں بازوؤں کو 45 ڈگری زاویے پر بنایا جاتا ہے اور دونو بازوؤں پر دو تاریں لگائی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لئے 8 گیج موٹائی والی تار استعمال کی جاتی ہے۔ پودے کو 3 فٹ تک بڑھانے کے بعد اس سے دو شاخیں بڑھائی جاتی ہیں اور ان پر پھل حاصل کیا جاتا ہے۔

فائدے

- شاخوں کا پھیلاؤ زیادہ اچھا ہوتا ہے
- سورج کی روشنی ٹھیک سے ملنے کی وجہ سے پودوں کی نشوونما بہتر ہوتی ہے
- اچھی کوالٹی کا پھل حاصل کیا جا سکتا ہے
- گچھوں کا رنگ یکساں ہوتا ہے اور زیادہ پیداوار حاصل کی جاتی ہے

کیم تا 15 فروری 2025ء

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

چوہدری عبدالحمید - ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

مکئی

- میرا، بھاری میرا اور گہری زرخیز زمین جس میں نامیاتی مادہ کی مقدار بہتر ہو اور پانی جذب کرنے کی صلاحیت اچھی ہو مکئی کی کاشت کے لیے موزوں ہے۔ ریتلی، سیم زدہ اور کلراٹھی زمین اسکی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہے۔
- بہاریہ مکئی کی کاشت تمام میدانی علاقوں میں جنوری کے آخری عشرہ سے فروری کے آخر تک مکمل کرلیں۔
- زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے ہائبرڈ اقسام کی کاشت کریں۔
- بہاریہ مکئی کی کاشت کے لیے قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھیں۔ وٹوں پر کاشت کی صورت میں دوغلی اقسام کا پودے سے پودے کا فاصلہ 6 انچ اور عام اقسام کا 7 تا 8 انچ جبکہ پٹڑیوں پر کاشت کی صورت میں دوغلی اقسام کا 8 تا 9 انچ اور عام اقسام کا 10 سے 11 انچ رکھیں۔ شرح بیج 8 سے 10 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ مکئی کی کاشت کے لیے میظ پلانٹر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- دوغلی اقسام کے لیے کمزور زمین میں تین بوری ڈی اے پی + دو بوری ایس او پی + ایک چوتھائی بوری یوریا، درمیانی زمین میں اڑھائی بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری ایس او پی اور زرخیز زمین میں دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ بوائی کے وقت ڈالیں۔
- مکئی کی عام اقسام کے لیے آبپاش علاقوں کی درمیانی زمین میں دو بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری ایس او پی جبکہ کمزور زمین میں اڑھائی بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری ایس او پی اور زرخیز زمین میں ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں۔

سورج مکھی

- بھاری میرا زمین سورج مکھی کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہے۔ سیم زدہ، کلراٹھی اور ریتلی زمین اس کے لیے موزوں نہیں ہے۔
- ہائبرڈ اقسام عام اقسام کی نسبت زیادہ پیداوار دیتی ہیں اس لیے اچھی شہرت کی حامل کمپنیوں کے ہائبرڈ بیج اپنے علاقے کی مناسبت سے کاشت کریں۔
- سورج مکھی کی سفارش کردہ اقسام ہائی سن 33، ٹی 40318، ایگوارا 4، این کے آرمنی، یوایس 666، پارسن 3، آگسن 5270، ایس 278، ایچ ایس ایف 350 اے، اورسین 648، اورسین 516، اورسین 675، اورسین 701، اورسین 651، اورسین 641 اورگل بہار 436 اور رائینا کاشت کریں۔
- جنوبی اور وسطی پنجاب کے اضلاع میں کاشت جلد از جلد مکمل کریں تاہم شمالی پنجاب کے اضلاع میں 15 فروری تک کاشت مکمل کریں۔

- سورج مکھی کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے فصل کو قطاروں میں کاشت کریں۔قطاروں کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 9 انچ رکھیں۔
- اچھے اُگاؤ والے صاف ستھرے دوغلی (ہائبرڈ) اقسام کے بیج کی فی ایکڑ مقدار 2 کلوگرام رکھیں۔
- کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفنیٹ میتھائل بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج یا ٹیبوکونارول 1.5 ملی لٹر 30 ملی لٹر پانی میں حل کر کے فی کلوگرام بیج ضرور لگائیں۔
- بوائی کے وقت کمزور زمین میں پونے دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی اور اوسط زرخیز زمین میں ڈیڑھ بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔(ان کے متبادل دوسری کھادیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں)۔
- پہلا پانی روئیدگی کے 20 دن بعد اور دوسرا پانی پہلے پانی کے 20 دن بعد لگائیں۔

ٹنل ٹیکنالوجی

- ٹنل کے اندر لگائی گئی سبزیوں کی آبپاشی اور کھاد کا استعمال جاری رکھیں۔
- سپرے کرنے اور کھاد ڈالنے کے بعد ٹنل کا منہ بند نہ کریں تاکہ گیس پیدا ہو کر نقصان نہ پہنچائے۔
- دن کے وقت تقریباً 9 بجے صبح سے 4 بجے شام تک ٹنل کے منہ کو دونوں طرف سے کھلا رکھا جائے تاکہ ٹنل کے اندر زیادہ نمی پیدا نہ ہو جو کہ بیماریوں کا موجب بنتی ہے۔اگر ممکن ہو تو ٹنل میں ہوا خارج کرنے والا پنکھا (Exhaust Fan) لگا دیں تاکہ بے جا نمی کو خارج کیا جا سکے اور درجہ حرارت مناسب رکھا جا سکے۔کوشش کریں کہ ٹنل میں درجہ حرارت 15 سے 28 درجہ سینٹی گریڈ کے درمیان رہے۔
- پودوں کی تربیت ،کانٹ چھانٹ اور گوڈی وغیرہ کا خیال رکھیں۔

باغات (ترشاوہ پھل)

- سوکھے تنوں اور غیر ضروری شاخوں کی کانٹ چھانٹ جاری رکھیں۔پنیری کی منتقلی کریں اور پیوند کاری کا عمل شروع کریں۔ترشاوہ کی برداشت مکمل ہونے کے بعد اس میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے روٹا ویٹر کا استعمال کریں۔ نئے پودے لگائیں، ناغے پر کریں اور گرے ہوئے بیمار پھل اکٹھے کر کے زمین میں دبا دیں۔
- جنوری میں فاسفورس اور پوٹاش کی کھادیں نہ ڈالنے کی صورت میں نائٹروجنی کھاد کی پہلی قسط کے ساتھ یہ بھی ڈال دیں۔کھاد ڈالنے کے بعد گوڈی کر کے آبپاشی کریں۔اگر آپ کا باغ صحتمند اور سرسبز ہے تو نائٹروجن کی پہلی قسط نہ ڈالیں۔
- شاخ تراشی کے بعد اور پھول نکلنے سے پہلے بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف پھپھوندی کش اور کیڑے مار زہروں کا سپرے کریں۔
- ترشاوہ پھل کی برداشت مکمل ہونے پر ایک دفعہ بلاتفریق کاپر والی فنجی سائیڈ (Copper Based Fungicide) کا سپرے کریں اور کم از کم ایک ایکڑ میں 300 تا 500 لٹر پانی کے ساتھ دوائی سپرے کریں۔
- ترشاوہ باغات میں پھل پر نشان (wind blemish) کا مسئلہ مشاہدہ میں آرہا ہے۔ اس کے لیے پودوں کی چھتری (canopy) کی کانٹ چھانٹ کریں۔الجھی ہوئی،خشک اور بیمار شاخیں پھل لگنے سے پہلے کاٹ دیں۔باغ کے اردگرد ہواتوڑ باڑ لگائیں۔

- دھان، کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشتہ گندم کی فصل کو دوسری آبپاشی گوبھ کی حالت (بجائی کے 80 تا 90 دن بعد) دیں۔ اس نازک مرحلے پر پانی کی کمی سے چھوٹے ہونے اور دانے کم بننے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- سورج مکھی کی ڈرل کاشتہ بہاریہ فصل کو دوسرا پانی پہلے پانی کے 15 دن بعد لگائیں۔
- چنے کی فصل کو بہت کم آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے، پھول آنے پر پانی دیں۔
- گنے کی مناسب پیداوار لینے کے لیے پانی کی کمیابی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس لیے گنے کا زیرِ کاشت رقبہ بڑھانے سے پہلے پانی کے موجودہ وسائل کا بخوبی اندازہ لگا لینا چاہیے اور اتنا ہی رقبہ کاشت کیا جائے جس کی بروقت آبپاشی کے لیے پانی دستیاب ہو۔ بہاریہ کماد کی بجائی کے بعد ہلکا پانی اس طرح لگائیں کہ کھیلیوں کا 1/3 حصہ سیراب ہو۔ اس سے جڑی بوٹیوں کا اگاؤ کم ہوتا ہے۔ پانی کے کماد کی فصل میں زیادہ دیر تک کھڑا رہنے سے اس کا اگاؤ متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔
- آلو کی فصل کو 7 تا 10 دن کے وقفے سے پانی لگائیں۔ موسمی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس وقفہ کو کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ ڈرپ نظامِ آبپاشی کے ذریعے کاشتہ آلو کی فصل کو شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے مہیا کردہ جدول کے مطابق آبپاشی کریں۔
- پانی و کھاد کی بچت اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے بہاریہ مکئی کی کاشت بذریعہ ڈرپ نظامِ آبپاشی کریں۔ بارش کے بعد فالتو پانی کو فوراً کھیت سے نکال دیں۔
- فصلوں کی آبپاشی ضرورت کے مطابق موسمی پیش گوئی کو مدِنظر رکھتے ہوئے کریں۔ بارش کے دنوں میں نشیبی زمینوں میں فصلوں کی آبپاشی میں خصوصی احتیاط کریں۔
- آبپاشی سے متعلق درپیش کسی بھی قسم کے مسئلے کے حل یا معلومات کے لیے محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے نمائندے سے رابطہ کریں۔

فصلات کی آبپاشی سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے عملے سے رابطہ کریں۔ تمام تحصیلوں، اضلاع اور ڈویژنوں کے افسران کے رابطہ نمبر اصلاحِ آبپاشی کی ویب سائٹ ofwm.agripunjab.gov.pk پر موجود ہیں۔

ہرا بھرا پنجاب

حکومتِ پنجاب

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

- وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کی سربراہی میں محکمہ زراعت کا جعلی اور ملاوٹ شدہ کھادوں کے خلاف کریک ڈاؤن
- محکمہ زراعت پنجاب کے شعبہ توسیع کے تحت سال 2024ء کے دوران کی گئی کاروائیاں

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

- جعلی کھادوں کے معیار کو جانچنے کے لیے 5665 نمونہ جات برائے تجزیہ لیبارٹریز کو بھجوائے گئے

- 283 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے
- 678 مقدمات کا اندراج کیا گیا
- 259 افراد کو موقع پر گرفتار کیا گیا
- 76 خفیہ چھاپے مارے گئے
- 3 لاکھ 75 ہزار 7 سو 27 کلوگرام جعلی کھادیں قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئیں
- 5 کروڑ 58 لاکھ 27 ہزار 1 سو 17 روپے مالیت کی جعلی کھادیں پکڑی گئیں
- 5 کروڑ 98 لاکھ 14 ہزار روپے کھادوں کی گراں فروشی کے خلاف جرمانہ کیا گیا

Scan for Website

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) 0800-17000 صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب کسان پیکج اور اگیتی کپاس کی کاشت میں پیش رفت کیلئے
لاہور میں منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب سے چائنہ کی کمپنی بی جی آئی گروپ کے وفد کی چیئرمین ڈاکٹر وانگ جائن
(Dr. Wang Jian) کی سربراہی میں لاہور میں ملاقات۔ افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب سے اے آئی فورس ٹیک چائنہ کی ٹریکٹر ساز کمپنی کے وفد کی
چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر ہین وائے کی قیادت میں لاہور میں ملاقات